© rasailojaraid.com

نام کتاب: جدید وقدیم عربی ادبیات میں تنقید　　ادارت وترتیب: پروفیسر ڈاکٹر سید کفیل احمد قاسمی

ناشر: شعبۂ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، انڈیا　　پروفیسر ڈاکٹر محمد صلاح الدین عمری

مبصر: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق منصوری، شعبۂ عربی۔ جامعہ کراچی　　صفحات: ۳۷۰۔ قیمت: درج نہیں

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے تحت ایک قومی سیمینار **النقد الادبی العربی بین القدیم و الجدید** کے عنوان سے ۱۷، ۱۹ مارچ ۲۰۰۶ء کو منعقد ہوا، جس میں مذکورہ موضوع پر عربی زبان میں ۱۶، اردو میں ۸، اور انگریزی میں ۳، مقالات پڑھے گئے۔ ۲۰۰۷ء میں جناب پروفیسر ڈاکٹر سید کفیل احمد قاسمی منتظمِ سیمینار اور جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد صلاح الدین العمری اس وقت کے صدر شعبۂ عربی نے ان مقالات کو مرتب کر کے شعبہ کی طرف سے شائع کر دیا ہے۔

ہندو پاک میں نقد عربی پر تصنیف وتالیف کے سلسلے میں شدید تشنگی کا احساس ہوتا ہے۔ سیمینار کے منتظمین نے پورے ہندوستان کے عربی زبان وادب کے محققین واساتذہ کو اس موضوع پر تحریر وتقریر کی دعوت دے کر اس پیاس کو بجھانے کا سامان کیا ہے۔ اختصار کے باوجود بعض مقالات میں موضوع کے مختلف پہلوؤں پر بڑی خوبصورت تحریریں ملتی ہیں۔

موضوعات کی وسعت اور تنوع کا اندازہ مقالات کی فہرست پر ایک نظر ڈالنے سے ہی ہو جاتا ہے۔

اردو مقالات:

۱۔ عربی ادب میں تنقید کا ارتقاء۔　　پروفیسر زبیر احمد فاروقی
۲۔ عربی تنقید کے اہم مباحث۔　　پروفیسر ابوالکلام قاسمی
۳۔ عربی تنقید پر بوطیقا کے اثرات۔　　پروفیسر سید احتشام احمد ندوی
۴۔ حضرت حسان بن ثابت الانصاری کا شعری نقطہ نظر۔　　ڈاکٹر عائشہ
۵۔ متنبیٔ شناسی اور ابو منصور ثعالبی کا نظریۂ تنقید۔　　پروفیسر عبدالباری
۶۔ عبدالقاہر جرجانی کا فن نقد۔　　پروفیسر محمد نعمان خان
۷۔ یحییٰ حقی کا تنقیدی اور فنی شعور۔　　پروفیسر محمد راشد ندوی
۸۔ زکی مبارک، جدید مصر کا ایک بیباک ناقد۔　　ڈاکٹر صفدر سلطان اصلاحی

انگریزی کے مقالات:

1- Ibn Qutaiba, His Ingenuity / Prof Shafi Shaikh
2- The'alibi's Methods of Criticism, / Prof.Dr.Md.Abu Bakar Siddiqui
3- Ibn Qutaiba, His Literary Endeavour, / Dr.Mohd.Yousuf Khan

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عربی مقالات:

۱.	النقد العربی القدیم	پروفیسر محمد حسان خان
۲.	النقد علی لغة القصة والمسرحية	پروفیسر بدرالدین الحافظ
۳.	الخیال عند نقاد العرب و بلاغیهم	ڈاکٹر شاد حسین
۴.	نظرية الهرمينو طيقاء فی الفکر العربی	پروفیسر محمد اقبال حسین
۵.	النقد و دراسات الاعجاز	ڈاکٹر عبدالماجد ندوی
۶.	منطلق الحداثیین من النقد	ڈاکٹر محمد قطب الدین
۷.	النقد الادبی فی الادب المهجری	ڈاکٹر محمد قطب الدین
۸.	حرکته الدیوان واثرها فی النقد	پروفیسر سلیمان اشرف
۹.	مساهمة المرأة فی النقد	پروفیسر فرحانه صدیقی
۱۰.	الغربال واسلوبه فی النقد	ڈاکٹر عبدالقدوس
۱۱.	ابن الرومی حیاته من شعره	ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی
۱۲.	قدامه بن جعفر: خدماته النقدية	مولانا سعید اعظمی
۱۳.	ابوالفرج الاصبهانی: خدمات نقدية	ڈاکٹر ولی اختر
۱۴.	ابومنصور الثعالبی: بین عرض ونقد	ڈاکٹر محمد عتیق الرحمن
۱۵.	ابراهیم عبدالقادر المازنی	ڈاکٹر راشد نسیم ندوی
۱۶.	الاستاذ سید قطب الناقد	پروفیسر محمد اجتباء ندوی

مذکورہ مقالات میں قدیم وجدید ادبی تنقید کے اہم موضوعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس اعتبار سے یہ ایک انتہائی قابلِ قدر کاوش ہے۔اس مجموعہ کے اکثر مقالات نفس مضمون کے انتہائی ادراک وتفہیم کے بعد صفحہ قرطاس پر منتقل کیے گئے ہیں۔البتہ بعض مقالات اپنے عصری شعور اور لسانیاتی استشہاد وتقابل کے سبب رعنائی ونزاکت اور لطافتوں کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔

ابوبکر عبدالقاہر جرجانی (متوفی ۴۷۴ھ/ بمطابق ۱۰۸۲عیسوی) پانچویں صدی ہجری کی نمایاں ادبی شخصیات میں سے ہیں۔پروفیسر نعمان خان نے ان کے فن نقد کا مطالعہ کرتے ہوئے اعجاز قرآن کے سلسلے میں ان کے نظریہ کی وضاحت بڑی خوبصورتی سے کی ہے۔وہ ابوعبیدہ معمر (متوفی ۲۰۹ھ) کی مجاز القرآن، عمرو بن بحر بن محبوب الجاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) کی البیان والتبیین، ابن المعتز (متوفی ۲۹۶ھ) کی کتاب البدیع، قدامہ بن جعفر (متوفی ۳۳۷ھ) کی نقد الشعر ونقد النثر،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابو ہلال العسکری (۳۹۵ھ) کی کتاب الصناعتین، الباقلانی (۴۳۲ھ) کی اعجاز القرآن کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

''ہر ایک نے بلاغتِ قرآن کے ضمن میں نقدِ ادب وشعر پر گفتگو کی لیکن اب تک یہ بات طے نہ ہو سکی تھی کہ قرآن کریم دوسرے ادب سے ممتاز وفائق اور معجزہ ہے تو کیوں ہے؟۔ کوئی اعجاز لفظوں میں بتاتا، کوئی معانی کو معجز گردانتا تھا، ایک طبقہ نظمِ عبارت کو وجۂ امتیاز سمجھتا تھا۔ یہ ساری باتیں دوسرے کلام میں بھی موجود تھیں گو قرآن کریم کے درجہ کی نہ سہی''۔ (ص ۲۶۱)

''مختصراً یہ کہیے کہ جرجانی کے یہاں فصاحت و بلاغت، ترتیب وترکیب، عبارت اور حسن ادا میں لفظ کا کوئی دخل نہیں بلکہ الفاظ کے حسن ترتیب، ان کا حسن انتخاب اور پھر برمحل استعمال فصاحت کی روح ہیں، وہ لکھتے ہیں۔

''کوئی یہ نہیں کہتا کہ یہ کلمہ فصیح ہے تاوقتیکہ اس کلمہ کو برمحل استعمال نہ کیا گیا ہو اور سیاق وسباق کے کلمات سے حسن صورت اور حسن معنیٰ میں پوری طرح ہم آہنگ نہ ہو بلکہ ان کے مجموعی حسن میں موید ہو''۔

پروفیسر صاحب نے اس دقیق اور عمیق نظریہ کو برصغیر کے پس منظر میں اردو زبان کی شاعری سے اس کا خوبصورت استشہاد کیا ہے جس سے اردو شاعری کی نزاکتوں کو سمجھنے والا قرآن مجید کے معجزانہ اسلوب کا کسی نہ کسی حد تک ادراک و احساس کرسکتا ہے، وہ لکھتے ہیں۔

''قرآن کریم کے اعجاز کا راز اس کے نظم میں ہے مثال کے طور پر اردو کا یہ شعر دیکھیے''۔

ع دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

اسے مختلف تراکیب میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً:

۱۔ (اے) نادان دل تجھے کیا ہوا ہے۔ اس درد کی آخر کیا دوا ہے؟ (نثر)

۲۔ دل احمق/ بودا/ تجھے ہوا کیا ہے آخر اس درد کی دوا کیا ہے؟

۳۔ کیا ہوا ہے تجھے دلِ نادان۔ آخر اس درد کی دوا کیا ہے؟

۴۔ دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے۔ اس مرض کی بھلا دوا کیا ہے؟

میں نے چار ترکیبیں پیش کی ہیں اور بھی بن سکتی ہیں، لیکن بغیر کسی تجزیہ وتحلیل کے صرف ذوق شعری سے آپ یہ فیصلہ خود کرلیں گے کہ اصل شعر کے علاوہ دوسری تمام تراکیب میں وہ حسن نہیں جو اصل میں ہے۔۔۔ وجہ کیا ہے؟ (ص ۲۶۴۔۲۶۵) پھر تمام مفروضہ تراکیب کا تجزیہ کر کے لکھتے ہیں۔

''آپ نے دیکھا کہ شعر کا کوئی لفظ نہ بدلا جاسکتا ہے نہ ہی ان کی ترتیب میں تصرف مفید ہوسکتا ہے''۔ (ص ۲۶۶)

ڈاکٹر صاحب نے کئی اشعار کا مختلف ادبی خصوصیات کے حوالے سے تجزیہ کیا ہے ہم طوالت کے سبب انہیں نقل نہیں کر سکتے البتہ وہ اشعار لکھ دیتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ے ستون وار پر رکھتے چلو سروں کے چراغ
جہاں تلک یہ ستم کی سیاہ رات چلے

ے موجِ خوں سر سے گزر ہی کیوں نہ جائے
آستانِ یار سے اٹھ جائیں کیا

ے جوئے خون آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شام فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں

ے کچھ قفس میں ان دنوں لگتا ہے جی
آشیاں اپنا ہوا برباد کیا

ے دور محفل سے وہ گاتا رہا تنہا تنہا
سو گیا ساز پر سر رکھ کے، سحر سے پہلے

ے کر رہا تھا غم جہاں کا حساب
آج تم یاد بے حساب آئے

ے وہ جس کو بھلانے کی ہم نے رو رو کے دعائیں مانگی تھیں
رات وہ اس کا یاد نہ آنا یاد آیا تو روئے بہت

وہ لکھتے ہیں ''یہ جرجانی کے نظریہ نظم کی چند مثالیں ہیں، استعارات وتشبیہات پر تفصیلی بحث، ان کے رموز ولطائف کی نشاندہی، نظم کلام میں ان کی اہمیت وغیرہ اسرار البلاغۃ (از جرجانی) میں دیکھی جاسکتی ہے۔(ص۲۷۲)

اس مجموعے کے باقی مقالات بھی اپنی اپنی منفرد خصوصیت رکھتے ہیں البتہ کچھ مقالات میں تشنگی محسوس ہوئی جیسے ڈاکٹر عائشہ کا مقالہ ''حضرت حسان بن ثابت الانصاری کا شعری نقطہ نظر'' اصمعی کا قول نقل کیا ہے کہ ''حسانؓ کے شعر جاہلیت میں بہت اعلیٰ تھے لیکن اسلام کے بعد وہ کمزور ہو گئے (ص۲۵۰) اس کی مکمل وضاحت کی یہاں ضرورت محسوس ہوتی ہے۔استشہاد کرتے ہوئے جو عربی کے اشعار پیش کیے گئے ہیں اگر اردو کے اس مقالے میں ان کا اردو ترجمہ بھی شامل ہوتا تو بہتر ہوتا۔

شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی یہ کاوش علم وادب کے موسم خزاں میں انتہائی قیمتی متاع ہے۔ان پھولوں کی خوشبو سے پاکستان بھی مہک رہا ہے۔

کتاب مجلّد رنگین ٹائٹل کے ساتھ سفید کاغذ پر طبع ہوئی ہے، قیمت درج نہیں۔

© rasailojaraid.com